منگل 4۔اگست 2015ء
خطبہ نمبر 31
صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
منگل 4۔اگست 2015ء 18شوال 1436 ہجری 4ظہور 1394ہش جلد 65-100 نمبر 176

خدا کا تحفہ ۔ قرآن

رسائی کب تھی ہم کو آسماں تک
جو اڑتے بھی تو ہم اڑتے کہاں تک
خدا ہی تھا کہ جس نے دی یہ نعمت
محمدؐ ہی تھے جو لائے یہ خلعت
پس اے میرے عزیزو میرے بچو
دل و جاں سے اسے محبوب رکھو

(کلام محمود)

معصیت سے بچو

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے، بیمار اچھا نہیں ہوسکتا۔ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کردے۔اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔صغائر یعنی چھوٹے گناہ سہل انگاری سے کبائر یعنی بڑے گناہ ہو جاتے ہیں۔صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم ازکم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

قرآن کریم لوگوں کو اس طرح پڑھائیں کہ شوق اور لگن پیدا ہو، حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ رفقاء حضرت مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات

انسان کے کام آنے والا وہی ایمان ہے جس میں عشق اور محبت کی چاشنی ہو

زندہ معجزہ درحقیقت وہی ہوتا ہے جو انسان کی اپنی ذات میں ظاہر ہو اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 جولائی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم لوگوں کو ایسے طریق سے پڑھانا چاہئے جس سے لوگوں کے اندر شوق اور لگن پیدا ہو۔اصل چیز یہی ہے کہ قرآن کریم سے ایسی محبت ہو کہ اس میں ڈوب کر اس کو پڑھا جائے۔صرف دکھاوے اور مقابلے کے لئے قاریوں کی طرح گلے سے آوازیں نکال لینا تو مقصد نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے ترتیل سے پڑھنے کا حکم دیا ہے اور ٹھہر ٹھہر کر اور جس حد تک بہترین تلفظ ادا ہوسکتا ہے ادا کر کے پڑھا جائے۔فرمایا کہ ہمارے لئے عربوں کی طرح ادائیگی مشکل ہے۔ ہر ملک اور ہر خطہ زمین کے رہنے والوں کا اپنا اپنا لب ولہجہ ہوتا ہے۔بعض حروف کی صحیح ادائیگی غیر عرب کر ہی نہیں سکتے سوائے اس کے کہ عربوں میں پلے بڑھے ہوں۔آنحضرت ﷺ کی حضرت بلالؓ کے اشھد کے بجائے اسھد کہنے پر پیار کی جو نظر تھی اس کا کوئی قاری یا عرب مقابلہ نہیں کر سکتا۔پس اصل چیز قاری کی طرح قراءت نہیں بلکہ قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے۔

حضور انور نے رفقاء حضرت مسیح موعود سے عشق ومحبت، وفا اور مضبوط ایمان کے ایمان افروز واقعات حضرت مصلح موعود کی زبان سے پیش فرمائے۔حضرت مصلح موعود نے اپنی حالتوں کو درست کر کے اپنے ایمانوں کو مضبوط اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے بارے میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ لوگ تقویٰ وطہارت اپنے اندر پیدا کریں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور تہجد اور درود پر التزام رکھیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً آپ لوگوں کو بھی رویائے صادقہ اور کشوف میں سے حصہ دے گا اور اپنے الہام اور کلام سے مشرف کرے گا اور زندہ معجزہ درحقیقت وہی ہوتا ہے جو انسان کی اپنی ذات میں ظاہر ہو۔اس لئے اگر معجزے دیکھنے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنا ضروری ہے۔حضور انور نے ایمان میں مضبوطی اور خدا سے ذاتی نشان پانے سے متعلق حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی مثال بیان فرمائی۔فرمایا کہ اگر انسان کا ایمان مضبوط ہو اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر انسان دنیاداروں سے نہیں ڈرتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود سے پہلے لوگوں کی آپ سے کس قدر عقیدت تھی اور پھر دعویٰ کے بعد کیا حالت ہوگئی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ براہین احمدیہ کی شہرت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ لاکھوں آدمی آپ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔حضور انور نے اس کی مثالیں بیان فرمائیں۔ پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی مصلح موعود والی پیشگوئی میں بھی دوسرے پیشگوئیوں کی طرح بہت سے شہادتیں موجود ہیں۔حضور انور نے اس کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ کون ہے جو اپنے پاس سے ایسی بات کہہ سکے۔پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ لدھیانہ کا جماعت احمدیہ کے ساتھ کئی رنگ میں تعلق ہے، حضرت مسیح موعود نے پہلی بیعت اسی شہر میں لی۔اسی طرح اور بھی تعلق بیان فرمائے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے رفقاء حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب، حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی اور حضرت حکیم مولوی نورالدین بھیروی صاحب کے حضرت مسیح موعود کے ساتھ عشق ومحبت اور اخلاص و وفا کے ایمان افروز واقعات حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ پیش فرمائے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ رفقاء کا یہ ایک گروہ تھا جس نے عشق کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ ہماری آنکھیں اب پچھلی جماعتوں کے آگے نیچی نہیں ہوسکتیں۔رفقاء کی قربانیوں کا ذکر کر کے آپ فرماتے ہیں کہ یہی وہ قربانیاں ہیں جو جماعتوں کو خدا تعالیٰ کے حضور ممتاز کیا کرتی ہیں اور یہی وہ مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی ہر شخص کو جدوجہد کرنی چاہئے۔خالی فلسفیانہ ایمان انسان کے کسی کام نہیں آسکتا۔انسان کے کام آنے والا وہی ایمان ہے جس میں عشق اور محبت کی چاشنی ہو۔فلسفی اپنی محبت کے کتنے ہی دعوے کرے ایک دلیل بازی سے زیادہ ان کی وقعت نہیں ہوتی کیونکہ اس نے صداقت کو دل کی آنکھ سے نہیں بلکہ محض عقل کی آنکھ سے دیکھا ہوتا ہے۔ مگر وہ جو عقل کی آنکھ سے نہیں بلکہ دل کی آنکھ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی صداقت کو پہچان لیتا ہے۔اسے کوئی شخص دھوکا نہیں دے سکتا، اس لئے کہ دماغ کی طرف سے فلسفہ کا ہاتھ اٹھتا ہے اور دل کی طرف سے عشق کا ہاتھ اٹھتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی آنکھ سے زمانے کے امام کو پہچاننے اور اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آخر پر حضور انور نے مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان ابن مکرم چوہدری نواب دین صاحب کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مرسلہ: وکیل المال اول۔تحریک جدید ربوہ

تحریک جدید اور اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی ترقی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے اللہ یقیناً طاقتور (اور) غالب ہے۔ (المجادلہ آیت 22 پارہ 28)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ ’’جب سے کہ جماعت احمدیہ قائم ہے اس قسم کی حرکتیں یہ لوگ کرتے چلے آرہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ان حرکتوں سے نہ پہلے کبھی جماعت کو نقصان پہنچا اور نہ آئندہ کبھی پہنچے گا۔نہ ہی یہ پہنچا سکتے ہیں۔نہ کسی ماں نے وہ بچہ جنا ہے جو حضرت مسیح موعود کے خدائی مشن کو ان باتوں سے روک سکے۔ تمام دنیا کی حکومتوں کی روکوں سے بھی یہ کام نہیں رک سکتا کیونکہ یہ انسانی کوششوں سے کئے جانے والے کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔اس نے حضرت مسیح موعود کو علم ومعرفت کے خزانوں کے ساتھ بھیجا ہے اور کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا ہے کہ بڑی بڑی روکوں اور مخالفتوں کے بعد جماعت کی ترقی زیادہ ابھر کر سامنے آئی ہے۔‘‘

(الفضل 30 جون 2015ء)

دنیا کے کونے کونے میں حضرت اقدس مسیح موعود کے پیغام کو پہنچانے اور آپ کے مشن یعنی حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے تلے تمام لوگوں کو لانا،اس مقصد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر تحریک جدید کو جاری فرمایا آپ فرماتے ہیں:

’’دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ غیر ممالک میں (دین حق) کی اشاعت کا واحد ذریعہ ہمارے پاس تحریک جدید ہی ہے۔‘‘

(سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 136)

اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق 1934ء میں تحریک جدید کا جب آغاز ہوا تو جماعت احمدیہ کے چند ممالک میں مشن ہاؤس تھے اب تحریک جدید کے آغاز کو جب 81 سال گزر گئے ہیں تو اللہ کے فضل سے اب تک جماعت احمدیہ 206 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔اپنے تو اپنے اغیار بھی جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور نظام جماعت کی تعریف کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔ اگر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ جرمنی کا ہی تذکرہ کر لیا جائے تو ہر عقل سلیم رکھنے والے شخص کو جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ترقیات کا معترف ہونا پڑتا ہے۔

مثلاً 23 مئی 2015ء کو جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کے شہر ’’آخن‘‘ بیت منصور کا افتتاح فرمایا تو آپ کے استقبال کے لئے شہر کے لارڈ میئر، شہر آخن کے پارلیمنٹ ممبر، صوبائی ممبر آف پارلیمنٹ موجود تھے اور اس شہر کے ایک کلب کے آٹھ گھوڑ سواروں نے اپنے مخصوص لباس اور مخصوص انداز میں حضور انور کو سلامی دی،اس موقع پر پریس کے فوٹو گرافر بھی موجود تھے جو مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔اس شہر کے لارڈ میئر نے کہا ’’میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج کا دن شہر آخن کے لئے ایک خوشی کا دن ہے کیونکہ یہاں خدا تعالیٰ کا ایک نیا گھر بنایا گیا ہے۔‘‘ شہر کے عمائدین نے بھی بیت منصور کے افتتاح اور حضور انور کی آمد پر نہایت خوشی کا اظہار کیا نیز صدر یورپین پارلیمنٹ نے اپنا پیغام بھجوایا اور اس موقع پر نہایت خوشی کا اظہار کیا دیگر مہمانوں نے بھی نہایت پر خلوص جذبات کا اظہار کیا۔ بیت منصور کے افتتاح کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے بھی کوریج دی اور نہایت مثبت رنگ میں جماعت کا نکتہ نظر پیش کیا۔

(الفضل 5 جون 2015ء)

26 مئی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی وسیع عمارت کا افتتاح فرمایا اور اس کا نام بیت العافیت رکھا، اسی روز جرمنی کی یونیورسٹیوں کے پروفیسر حضرات وخواتین نے حضور انور سے ملاقاتیں کیں اور حضور پرنور سے علم اور ایمان کی روشنی حاصل کی۔

(الفضل 10 جون 2015ء)

27 مئی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کے شہر Hanau (حناؤ) میں بیت الواحد کا افتتاح فرمایا اس بیت الذکر میں 1000 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔قبل ازیں یہ جگہ اس شہر کی ایک سپر مارکیٹ تھی جو اب ایک خوبصورت بیت الذکر میں تبدیل ہو چکی ہے،اس بیت الذکر کے افتتاح کے موقع پر شہر کے لارڈ میئر نے اس طرح جذبات کا اظہار کیا کہ ’’پوری دنیا قریب ہو رہی ہے اور باہم اکٹھی ہو رہی ہے اور (حناؤ) شہر میں 127 مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں اور 20 مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ جماعت احمدیہ کو یہاں جو سٹیٹس دیا گیا ہے اور جماعت اپنے حقوق میں چرچز کے برابر ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ اعلیٰ اقدار کی پاسداری کرتی ہے۔‘‘ اس موقع پر شہر کے دیگر عمائدین نے بھی خطاب کرتے ہوئے نیک جذبات اور خواہشات کا اظہار کیا۔ نیز دیگر شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں نے بھی نہایت پرخلوص جذبات کا اظہار کیا مثلاً ایک جرمن خاتون نے کہا ’’ایسے محسوس ہوا جیسے ہمارا ایک روحانی باپ ہے اور وہ ہم سے بات کر رہا ہے اور ہم سب اس کے بچے ہیں اور اس کے سامنے برابر ہیں کوئی چھوٹا اور بڑا نہیں‘‘۔ علاوہ ازیں یہاں کے ٹیلیویژن چینل RTL نے حضور انور کا انٹرویو بھی نشر کیا، جرمن کے سب سے بڑے روزنامہ Bild اخبار نے نہایت مؤثر رنگ میں بیت الواحد کے افتتاح کو کوریج دی نیز دیگر اخبارات نے بھی مثبت رنگ میں بیت الذکر کے افتتاح کی خبریں نشر کیں مثلاً ایک اخبار نے لکھا ’’جرمنی کی سب سے خوبصورت ’’آلڈی‘‘ وہ سپر مارکیٹ ہے جو اب بیت میں تبدیل کی گئی ہے کبھی یہاں لوگ روز مرہ کی ضرورت کی چیزیں خریدنے آتے تھے۔اب یہاں وہ کچھ پیش کیا جائے گا جو پیسے سے نہیں خریدا جا سکتا۔ ان الفاظ کے ساتھ خلیفۃ المسیح حضرت مرزا مسرور احمد جو کہ مذہبی تنظیم احمدیہ جماعت کے مذہبی پیشوا ہیں، اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جگہ جہاں لوگ عبادت کے لئے اکٹھا ہوا کریں گے پہلے ایک سپر مارکیٹ تھی۔‘‘

(الفضل 12,13 جون 2015ء)

یہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کی چند معمولی سی جھلکیاں ہیں جو آپ کے سامنے بیان کی گئی ہیں۔جس سے ہمیں دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی ترقیات کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔خاص بات یہ کہ غیر لوگ بھی جماعت احمدیہ کی تعلیم سے متاثر ہو کر تعریف کرنے پر مجبور ہیں، اس خوبصورت تعلیم کو مان کر جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں اور یہی تحریک جدید کا بنیادی مقصد ہے۔اور یہی ہے وہ جہاد جس کی اس وقت ضرورت ہے۔تحریک جدید کے ذریعے دنیا بھر میں احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے لوگ حضرت اقدس مسیح موعود کے پیغام کو سمجھ کر حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو رہے ہیں اور خدا تعالیٰ ایک بار پھر اپنے وعدوں کو پورا کر کے دکھا رہا ہے کہ تم چاہے ایڑی چوٹی کا زور لگا لو لیکن میں اور میرا رسول (ﷺ) غالب رہیں گے۔

تحریک جدید پر اگر ہم غور کریں تو ہمارے سامنے یہ بات آتی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کا معروف الہام ’’میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کو لحہ بہ لحہ پورا کرنے میں تحریک جدید ممد ومعاون ہے۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’یہ فضل جو آج جماعت احمدیہ پر دنیا میں ہر جگہ ہو رہے ہیں، یہ دشمنان احمدیت کے ان بلند بانگ دعووں کا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ہے اور جماعت احمدیہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی تائید کا فعلی اظہار ہے، جو دشمن نے خلافت ثانیہ میں کئے تھے کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور احمدیت کو نعوذ باللہ ختم کر دیں گے۔ اس وقت حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کی بنیاد رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کا جواب (دعوت الی اللہ) اور دنیا میں پھیل جانا ہے‘‘۔

(روزنامہ الفضل 24 دسمبر 2013ء)

آخر میں دعا ہے کہ وہ ہمیں دشمنوں کے شر سے ہر دم محفوظ رکھتے ہوئے ترقیات کی راہوں پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس مقصد کے لئے جو تحریک جدید پوری دنیا میں عملی کوششوں میں ممد و معاون ہے اس میں بڑھ چڑھ کر اپنی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

مسحور ہو گئے

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طرف سے کئے جانے والے مقدمہ حفظ امن کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود 13 فروری 1899ء کو بٹالہ اور پٹھانکوٹ تشریف لے گئے۔اس سفر میں ایک ایمان افروز واقعہ یہ ہے کہ:

’’اتفاق ایسا ہوا کہ جس مقام پر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کا خیمہ لگا ہوا تھا اس کے نزدیک ہی ایک مکان میں حضرت مسیح موعود جا کر قیام پذیر ہوئے۔راجہ غلام حیدر خاں صاحب جو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کے دوران میں مسٹر ڈگلس کے مسل خواں تھے ان دنوں وہ پٹھانکوٹ میں تحصیل دار تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود کے قیام کے اہتمام میں خاص حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود کی جائے سکونت اور ڈپٹی کمشنر کے خیمہ کے درمیان میں ایک میدان تھا جہاں حضرت مسیح موعود اور آپ کے احباب نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔مغرب کا وقت تھا مغرب کی نماز کے لئے حضرت مسیح موعود میدان میں تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حسب معمول امام بنے۔انہوں نے نماز میں جو قرآن پڑھنا شروع کیا تو ان کی بلند مگر خوش الحان اور اثر میں ڈوبی ہوئی آواز مسٹر ڈوئی کے کان میں پڑی وہ اپنے خیمہ کے آگے کھڑے ہوئے اور ایک انہماک کے عالم میں کھڑے قرآن سنتے رہے جب نماز ختم ہوئی تو راجہ غلام حیدر خان صاحب تحصیلدار پٹھانکوٹ کو بلا کر پوچھا کہ آپ کی ان لوگوں سے واقفیت ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہاں کہا کہ **میں نے ان لوگوں کو نماز میں قرآن پڑھتے سنا ہے میں اس قدر متاثر ہوا ہوں کہ حد سے باہر ہے**۔اس قسم کا ترنم اور اثر میں نے کسی کلام میں نہیں سنا اور نہ کبھی محسوس کیا۔کیا پھر بھی یہ نماز پڑھیں گے اور مجھے نزدیک سے سننے کا موقع دیں گے؟ راجہ غلام حیدر خان صاحب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کل ماجرا عرض کیا۔آپ نے فرمایا ہمارے پاس بیٹھ کر قرآن سنیں چنانچہ اب کی دفعہ نماز کے وقت ایک کرسی قریب بچھا دی گئی اور صاحب بہادر آ کر اس پر بیٹھ گئے۔ نماز شروع ہوئی اور مولوی عبدالکریم صاحب نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور صاحب بہادر مسحور ہو کر جھومتے رہے‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 47)

خطبہ جمعہ

آج جمعہ کا بابرکت دن ہے اور رمضان کے بابرکت مہینے کا پہلا روزہ ہے۔اللہ تعالیٰ کی رحمت اس مہینے میں خاص جوش میں آتی ہے اور مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہوتی ہے

ان دنوں سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔ایک تو رمضان میں عموماً کہ اس میں شیطان کو باندھ کر خدا تعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور بندوں کے قریب آ گیا ہے اور پھر رمضان کے جمعوں سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن سب سے اہم دعا جو ان دنوں میں کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انتہائی عاجزی سے اور خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے انسان یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ان لوگوں میں شامل کر لے جن کی دعائیں رات کو بھی قبول ہوتی ہیں اور دن کو بھی قبول ہوتی ہیں تاکہ رمضان ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو

ایک حقیقی بندہ کو جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے بے چین ہے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اور اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے یہ دن دعاؤں میں گزارنے چاہئیں۔رمضان کے مہینے میں یہ جمعوں پر حاضری اور نمازوں پر حاضری عارضی نہ ہو

سب سے زیادہ ان دنوں میں اپنے لئے، اپنے رشتہ داروں کے لئے، افراد جماعت کے لئے یہ دعا ہمیں کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ نصیب ہو

رمضان کی برکات کا تذکرہ اور اللہ تعالیٰ کی ستاری اور مغفرت کے حصول کے لئے عملی کوششوں کی نصیحت

خدا تعالیٰ کے آگے جماعتی ترقیات مانگتے ہوئے بھی ہمیں بہت زیادہ جھکنا چاہئے اور دعاؤں کے ان دنوں میں اس کے لئے بھی بھرپور طور پر دعائیں کرنی چاہئیں

وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے دین کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ناممکن کام ممکن ہو جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعاؤں کے جو یہ دن مہیا فرمائے ہیں ان میں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے اور التزام سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ احمدیت کی فتح کے جلد سامان پیدا فرمائے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 جون 2015ء بمطابق 19۔احسان 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج جمعہ کا بابرکت دن ہے اور رمضان کے بابرکت مہینے کا پہلا روزہ ہے۔ پس آج کا دن بے شمار برکتوں سے شروع ہونے والا دن ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بابرکت دن ہونے کی اہمیت کے بارے میں یہ خبر دی اور ہمیشہ کے لئے یہ خبر ہے کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں مومن اپنے رب کے حضور جو دعا کرے وہ قبول کی جاتی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعة باب الساعة التی فی یوم الجمعة حدیث 935)

اور پھر رمضان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل شهر رمضان حدیث682)

پس اللہ تعالیٰ کی رحمت اس مہینے میں خاص جوش میں آتی ہے اور مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہوتی ہے۔

لیکن ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بعض شرائط بیان فرمائیں کہ نہ ہی ان دنوں میں بیہودہ باتیں ہوں، نہ شور و شر ہو، نہ ہی گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا ہو۔ ہر برائی کے جواب میں روزہ دار کا یہ جواب ہونا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں۔(صحیح البخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث 1894) اور مَیں خدا تعالیٰ کی خاطر ان تمام شرور سے بچتا ہوں اور جب یہ حالت ہوگی تو حقیقی رنگ میں روزہ ہوگا کہ انسان خدا تعالیٰ کی خاطر کوشش سے اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔

پھر اس بات کو کہ رمضان کے مہینے کی کیا اہمیت ہے؟ کن پر روزے فرض ہیں؟ کس طرح رکھنے چاہئیں؟ کیا پابندیاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اس کو قبولیت دعا کے مضمون کے ساتھ اس طرح باندھا ہے کہ فرمایا کہ (البقرة:187) کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو بتا دے کہ میں ان کے پاس ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

پس فرمایا کہ رمضان کے دن اس قدر مبارک ہیں کہ ان دنوں کی عبادتوں کے بعد جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو کہہ دے میں بالکل قریب ہوں۔(-) جب پکارنے والا پکارتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ پس رمضان کے مہینے میں جو جمعے آتے ہیں ان کی اہمیت دوگنی ہو جاتی ہے۔ دن بھی قبولیت دعا کے دن ہیں اور راتیں بھی قبولیت دعا کی راتیں ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں نہیں پتا کہ کون سی گھڑی قبولیت دعا کی گھڑی ہے اس لئے دن بھی اور راتیں بھی دعاؤں میں گزارو۔ پس ان دنوں سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔ایک تو رمضان میں عموماً کہ اس میں شیطان کو باندھ کر خدا تعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور بندوں کے قریب آ گیا ہے اور پھر رمضان کے جمعوں سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن سب سے اہم دعا جو ان دنوں میں کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انتہائی عاجزی سے اور خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے انسان یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ان لوگوں میں شامل کر لے جن کی دعائیں رات کو بھی قبول ہوتی ہیں اور دن کو بھی قبول ہوتی ہیں تاکہ رمضان ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔تقویٰ پر چلانے والا ہو۔مَیں مستقل ہدایت پانے والوں میں شامل ہو جاؤں۔

جو آیت میں نے پڑھی ہے اس سے پہلی آیات میں جب اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فضیلت کا ذکر فرمایا کہ روزہ پہلی قوموں پر بھی فرض کیا گیا ہے اس طرح تم پر بھی فرض کیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ کیونکہ پہلی قومیں روزہ رکھتی تھیں اس لئے تم بھی رکھو۔ بلکہ (مطلب) یہ ہے جو اس آیت کے آخر میں کہا گیا کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

پھر اس جگہ اس آیت کے آخر میں جو مَیں نے پڑھی، فرمایا کہ (-)۔ تا کہ رُشد حاصل کرو۔ رُشد کا مطلب ہے صحیح اور سیدھا راستہ۔ صحیح عمل اور رہنمائی کا راستہ، صحیح اخلاق۔ عقل و ذہانت کی بلوغت اور صحیح راستے پر اس کا استعمال اور اپنی اس حالت میں ہمیشگی اور پختگی حاصل کرنا۔ پس جب انسان خدا تعالیٰ کے آگے خالص ہو کر جھکتا ہے تو جہاں دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ کرتا ہے وہاں تقویٰ اور نیکی پر قائم رہتے ہوئے اپنے ایمان و ایقان میں بھی مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بنتا ہے۔

پس رمضان بے شمار برکتوں کا مہینہ ہے لیکن یہ برکتیں انہیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کریں اور ایمان میں بڑھیں۔ اگر صرف یہی نیت ہے کہ رمضان کے جمعوں پر باقاعدگی اختیار کر لو اور بعد میں چاہے عبادتوں کی طرف توجہ ہو یا نہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو قبول نہ کرنا ہے اور ایمان میں کمزوری دکھانا ہے۔ اور اگر اس طرح کی کمزور حالت ہے تو پھر ہمیں خدا تعالیٰ سے یہ شکوہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پس ایک حقیقی بندہ کو جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے بے چین ہے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اور اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے یہ دن دعاؤں میں گزارنے چاہئیں۔ رمضان کے مہینے میں یہ جمعوں پر حاضری اور نمازوں پر حاضری عارضی نہ ہو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان دنوں میں قریب آ جاتا ہوں اس لئے ان دنوں کی عبادت ہی کافی ہے۔ یہ اپنے نفس کو دھوکے میں ڈالنے والی بات ہے۔ پس اس سے ہمیں بچنا چاہئے۔ کامل عاجزی سے خدا تعالیٰ کا عبد بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو کبھی بھی دور نہیں وہ تو ہر جگہ اور ہر وقت ہے لیکن بندے کی اپنی حالت سے اس قربت کا اظہار اس وقت ہوتا ہے جب وہ خالص ہو کر غیر اللہ کو چھوڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے۔ اور جب یہ حالت ہوگی پھر ہماری دعائیں بھی قبول ہوں گی اور ہمیں وہ سب کچھ ملے گا جو اللہ تعالیٰ سے ہم مانگتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہمارے لئے بہترین ہے۔

پس ہمیں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ پر قائم ہو کر ہی ہم اپنے مقصود کو پا سکتے ہیں اور ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی ہمیں وہ پھل ملیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر کئے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہم عاجزی اور انکساری دکھائیں گے، اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کو پانے کی کوشش کریں گے تو پھر پھل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے لگیں گے۔ انسان میں غلطیاں بھی ہوں۔ گناہگار بھی ہو، وہ قصوروار بھی ہو مگر جب تک اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رہے، غلطیوں کا اعتراف کرتا رہے، تقویٰ دل میں ہو تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو ڈھانپتا چلا جاتا ہے اور آخر کار ایک دن اسے توبہ کی توفیق دے دیتا ہے۔

پس سب سے زیادہ ان دنوں میں اپنے لئے، اپنے رشتہ داروں کے لئے، افراد جماعت کے لئے یہ دعا ہمیں کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ نصیب ہو۔ ایک دوسرے کے لئے جب ہم درد سے دعائیں کریں گے تو فرشتے بھی ہمارے لئے دعاؤں میں شامل ہو جائیں گے اور رمضان کی برکات کے حقیقی اور مستقل نظارے بھی ہم دیکھنے والے ہوں گے۔

تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ خدا تعالیٰ کی خشیت اور خوف ہے اور جب تک ہم میں خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت رہے گی ہماری کمزوریوں اور گناہوں کی بھی خدا تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا رہے گا اور ہم اس کی حفاظت میں رہیں گے سوائے اس کے کہ ہم گناہوں پر اتنے دلیر ہو جائیں (خدا نہ کرے کوئی ہم میں سے ہو) کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہمارے دلوں سے مٹ جائے یا کسی کے دل سے بھی مٹ جائے۔ لیکن اگر ہماری کمزوری کی وجہ سے گناہ سرزد ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور خشیت پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کے معنی ہی خدا تعالیٰ کی محبت کے ہیں۔ پس جب تک ہم اس محبت کے اظہار کرتے رہیں گے یا اگر اپنے دل میں بھی ہم یہ محبت رکھتے ہوں گے تو تباہی سے بچے رہیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ سچی محبت ہو، دھوکہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اگر دل میں بھی محبت ہے تو کبھی نہ کبھی اس کا اظہار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف بعض چیزوں سے روکے رکھتا ہے۔ اس محبت کی وجہ سے گرتے پڑتے اس کے حکموں پر ہم عمل کرتے رہیں گے تو خدا تعالیٰ جو اپنے بندوں کی محبت کی غیرت رکھتا ہے وہ بندے کو پھر ضائع نہیں ہونے دیتا اور اسے توبہ کی توفیق دے دیتا ہے۔ لیکن اگر انسان جیسا کہ میں نے کہا بالکل ہی گناہوں پر دلیر ہو جائے اور تقویٰ کا بیج بالکل اپنے دل سے نکال کر ضائع کر دے تو پھر سزا ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا۔ آپ نے بار بار جماعت کے افراد کو تقویٰ پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ پھر ایسا روحانی نظام اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا جو تقویٰ کے بیج کو قائم رکھنے کے لئے توجہ دلاتا رہتا ہے۔ پھر رمضان کا مہینہ ہر سال میں اس بیج کے پنپنے کے لئے، پنپنے کے سامان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرما دیا اور پھر ہمیں اس بیج کے نشوونما کے طریق بتاتے ہوئے اسے پھلدار بنانے کی خوشخبری بھی دے دی۔

پس اس مہینے کی برکات سے فیض اٹھانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری نااہلیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو کچھ دیر کے لئے ٹالتا بھی ہے تو اس مہربان ماں کی طرح جو بچے سے اس کی اصلاح کی خاطر تھوڑی دیر کے لئے روٹھ جاتی ہے اور اس میں پھر سخت غصہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب بچہ ماں کی محبت کی وجہ سے اس کی طرف جاتا ہے تو ماں گلے بھی لگا لیتی ہے بلکہ اس سے پہلے کئی دفعہ کنکھیوں سے دیکھتی بھی رہتی ہے کہ بچہ کس قسم کی حرکت کر رہا ہے، میرے پاس آتا بھی ہے کہ نہیں۔ بہر حال جب بچہ جاتا ہے تو ناراضگی دُور ہو جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جو ماؤں سے بھی زیادہ بخشنے والا ہے وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ کب میرے بندے میری طرف توبہ کرتے ہوئے آئیں اور مَیں انہیں معاف کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل گئی۔ (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب التوبة حدیث 6309)

پس یہ رمضان کا مہینہ بھی اس لئے ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں رکھتے ہوئے اگر سارے سال کی کمزوریوں اور غلطیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف اس نیت سے آئے کہ وہ اس کی توبہ قبول کرے تو اللہ تعالیٰ دوڑ کر اس کو گلے لگاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللّٰہ تعالیٰ و یحذرکم اللّٰہ نفسہ حدیث 7405)

پس ایسا خدا جو ماؤں سے بھی زیادہ مہربان ہے اور جس نے توبہ قبول کرنے اور اپنے بندے سے خوش ہونے کے مختلف سامان کئے ہوئے ہیں اگر بندہ ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو پھر یہ بندے کی بدقسمتی ہے اور اس کی سخت دلی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندے سے محبت کا نقشہ گو ان مثالوں سے کھینچا گیا ہے لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا نقشہ ان مثالوں سے بہت عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ جس پیار اور محبت سے بندے کی طرف دیکھتا ہے اس کا نقشہ ہم کھینچ ہی نہیں سکتے۔ ان حدیثوں سے بھی واضح ہے کہ مثال دینے کے باوجود کہ حقیقت میں یہ مثالیں گو محبت کا ایک بلند ترین تصور قائم کرتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بندے سے محبت اس دنیاوی مثال کے تمہارے تصور سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے اور اس کا احاطہ کرنا حقیقتاً مشکل ہے۔ انسان تو بہت کمزور اور محدود علم کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ تو بہت بلند و بالا ہستی ہے۔ ہم تو اپنے جیسے بندوں کی بھی دلی کیفیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ کسی کے ظاہری اعمال پر ہم اپنی رائے قائم کر سکتے ہیں لیکن کسی کے دل میں کسی کی محبت کی کیا کیفیت ہے یا اس کے دل میں کیا ہے یہ بیان کرنا

اور جاننا بہت مشکل ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس نکتے کو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی کیفیت کو سمجھنے کی انسان میں کتنی صلاحیت ہے بڑے خوبصورت انداز میں اس طرح پیش فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ جس کے افعال کو بھی ہم نہیں سمجھ سکتے اس کی کیفیت محبت کو ہم کہاں سمجھ سکتے ہیں۔ اس کی ظاہری چیزوں کو بھی نہیں سمجھ سکتے تو محبت کی جو کیفیت ہے اس کو ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا اس کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے مگر پھر بھی مثالوں سے اس کی حقیقت کو قریب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کو مثالوں سے سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے۔ پہلی دو مثالیں میں دے چکا ہوں۔ اس محبت کی ایک اور مثال پیش کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ بدر کی جنگ میں جب دشمن شکست کھا چکا تھا اور جنگ تقریباً ختم تھی اور کفار کے بڑے بڑے بہادر سپاہی اپنی سواریوں پر بیٹھ کر انہیں کوڑے مار کر جلد سے جلد میدان جنگ سے بھاگنے اور مسلمانوں سے دور پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے تو اس وقت ایک عورت میدان جنگ میں بغیر کسی خوف کے پھر رہی تھی اور اس پر ایک جوش اور جنون طاری تھا اور کبھی ایک بچے کو اٹھاتی اور کبھی دوسرے کو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دیکھا تو صحابہ سے فرمایا کہ اس عورت کا بچہ گم گیا ہے اور یہ اسے تلاش کر رہی ہے اور ماں کی محبت اس قدر غالب ہے کہ اس کو کوئی فکر نہیں کہ یہ میدان جنگ میں ہے اور یہاں ہر طرف تباہی مچی ہوئی ہے۔ وہ عورت اس طرح دیوانہ وار پھرتی رہی۔ جس بچے کو دیکھتی اسے گلے لگا لیتی لیکن جب غور کرتی تو اس کا بچہ نہ ہوتا۔ پھر اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتی۔ آخر کار اسے اپنا بچہ مل گیا۔ اس نے اسے گلے لگایا، اپنے ساتھ چمٹایا، پیار کیا اور پھر دنیا جہان سے غافل ہو کر وہیں اسے لے کر بیٹھ گئی۔ نہ اس کو یہ فکر تھی کہ یہ میدان جنگ ہے۔ نہ اسے یہ فکر تھی کہ یہاں لاشیں ہر طرف بکھری پڑی ہیں۔ اس کو یہ خیال بھی نہ آیا کہ ابھی پوری طرح جنگ ختم نہیں ہوئی اور اسے بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ جب اس کو اپنا بچہ مل گیا تو کس طرح اطمینان سے بیٹھ گئی۔ لیکن اس سے پہلے جب بچے کی تلاش میں تھی تو کس طرح اضطراب کا اظہار ہو رہا تھا اور بے قرار ہو کر دوڑ رہی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی مثال اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت کی ہے بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے۔ جو بندہ اپنے گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو کھو دیتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اس کا ایسا دکھ ہوتا ہے جیسا اس عورت کو اپنے بچے کے کھوئے جانے کا اور پھر جب بندہ توبہ کر کے واپس آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی پہنچتی ہے جتنی اس عورت کو اپنے بچے کے ملنے سے پہنچی۔ تو ہمارا خدا ہمیشہ بخشنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ ہم بھی اس کی بخشش کو ڈھونڈھنے کے لئے تیار ہوں اور نکلیں۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ ہم کب اس کی طرف بڑھتے ہیں۔ اگر کوئی دیر ہے تو ہماری طرف سے ہے۔ کوتاہیاں صرف ہماری طرف سے ہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے، اس کے حضور توبہ کرتے ہوئے جاتا ہے، اس سے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی مغفرت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس ضمن میں ایک جگہ یہ اہم بات بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش نہ صرف انسان کے گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے بلکہ اس کے گناہوں کو بھول جاتی ہے بلکہ صرف خود نہیں بھول جاتی ہے بلکہ دوسروں کو بھی بھلوا دیتی ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ کا نام ساتر نہیں بلکہ ستّار ہے اور ستّار وہ ہوتا ہے جس میں صفت ستر کی تکرار اور شدت پائی جاتی ہے۔ بار بار جس میں بہت زیادہ شدت سے ستاری کی کیفیت پائی جائے۔ دنیا صرف ساتر ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ ہو سکتا ہے کہ اگر کسی کو کسی کے گناہ کا علم ہو تو وہ اسے بیان نہ کرے۔ پردہ پوشی کرے مگر دوسروں کے ذہن سے کوئی کسی کے گناہ کا علم نہیں نکال سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کیونکہ تمام صفات کا جامع ہے اس لئے اس نے اپنی اس صفت کے بارے میں بھی کہا کہ میں ساتر نہیں بلکہ ستّار ہوں۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ بندوں کے گناہ معاف کر دیتا ہوں بلکہ میں لوگوں کے ذہنوں سے بھی ان گناہوں کی یاد کو نکال دیتا ہوں اور انہیں یاد بھی نہیں رہتا کہ فلاں نے کبھی فلاں گناہ کیا تھا۔ اگر خدا تعالیٰ ستّار نہ ہوتا تو گنہگار کے لئے جنت میں بھی امن نہ ہوتا۔ وہ ہر شخص کی طرف دیکھتا اور کہتا کہ اس کو میرے گناہ کا علم ہے۔

پس خدا تعالیٰ ستّار ہے۔ وہ فرماتا ہے میں نہ صرف لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہوں بلکہ لوگوں کے حافظوں پر بھی تصرف رکھتا ہوں اور جب اللہ تعالیٰ کسی کی ستاری فرمانا چاہتا ہے تو دوسروں کو کسی کا گناہ یاد ہی نہیں رہتا۔ اور اس کو لوگ ہمیشہ سے ہی نیک اور پاک صاف خیال کرتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ ستاری فرما دے۔ پس ہمارا خدا ستّار العیوب ہے اور غفار الذنوب بھی خدا ہے۔ وہ نہ صرف ہمیں بخشنے والا ہے بلکہ ہماری کھوئی ہوئی عزت واپس دینے والا بھی ہے اور اس دنیا میں عزت کو قائم کرنے والا بھی ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 513 تا 515)

پس جب ایسا پیارا ہمارا خدا ہے تو کس قدر ہمیں قربانی کر کے اس کی طرف بڑھنے کی ضرورت ہے۔ کس قدر اس کا عبد بننے کی ضرورت ہے۔ پس اس بابرکت مہینے میں ہمیں اس ستّار العیوب اور غفار الذنوب خدا کی طرف دوڑنے کی ضرورت ہے۔ اس کے آگے جھکنے کی بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ شیطان ہر کونے پر کھڑا ہمیں اپنے لالچوں میں گرفتار کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے لیکن ہم نے اس سے مقابلہ کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ کی کوشش کرتے ہوئے اس کے ہر حملے سے بچنا ہے اور اسے ناکام کرنا ہے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانا ہے۔ تبھی ہم رمضان سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہو سکیں گے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا اس سے ہمیں جہاں ذاتی فوائد حاصل ہوں گے وہاں جماعتی ثمرات بھی ملیں گے۔ افراد جماعت کی اصلاح اور نیکیاں اور تقویٰ ہی جماعتی ترقیات پر منتج ہوتا ہے۔ جتنا زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں گے اتنے زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے جماعتی ترقی میں بھی کردار ادا کرنے والے ہوں گے۔

یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میری ترقی اور فتوحات دعاؤں کے ذریعہ سے ہوں گی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 58) پس جماعتی ترقیات مانگتے ہوئے بھی ہمیں خدا تعالیٰ کے آگے بہت زیادہ جھکنا چاہئے اور ان دعاؤں کے دنوں میں اس کے لئے بھی بھرپور طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ ہم اپنی دعاؤں کو صرف اپنی ذات یا اپنے قریبیوں تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کو بہت زیادہ وسعت دینے کی ضرورت ہے تبھی ہم حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں ہونے کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرگزار ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل فرما کر کیا ہے۔ ہمارا کام اپنے آپ کو اس جماعت میں شامل کر کے ختم نہیں ہو گیا۔ احمدی بننے کے بعد یہی کافی نہیں کہ ہم احمدی ہو گئے اور بیعت کر لی بلکہ بہت بڑی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے ہم پر ڈالی ہے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ جماعتی ترقی میں ہم معاون و مددگار بن سکیں۔ ہم عاجز ہیں، کمزور ہیں، اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ اپنی نااہلیوں کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔ لیکن اس سب کے باوجود ہم وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان مقصد کے حصول کی ذمہ داری ڈالی ہے اور یہ ذمہ داری بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کئے ادا نہیں ہو سکتی۔ پس ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس مضمون کو حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ بڑے خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے یا سمجھایا ہے کہ اگر واقعہ میں کمزور اور ناتواں ہیں اور اگر واقعہ میں جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے نہایت ہی اہم اور مشکل ہے تو سوال یہ ہے کہ ایسا کام ہم سے کس طرح سرانجام دیا جا سکتا ہے اور ادھر یہ کام اپنے اتمام کے لئے یعنی اس کو پورا کرنے کے لئے ایک بہت بڑی طاقت چاہتا ہے اور ادھر ہم کمزور اور ناتواں ہیں۔ پس دو باتوں میں سے ہمیں ایک تسلیم کرنی پڑے گی۔ یا تو ہم یہ مانیں کہ ہمارے ان دو دعووں میں سے ایک دعویٰ غلط ہے یعنی یا ہمارا انکسار کا دعویٰ غلط ہے ہم اتنے عاجز تو نہیں ہیں یا کام مشکل ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔ اور اگر یہ دونوں صحیح ہیں تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کوششوں کے سوا بھی کوئی ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔

یہ تو خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا وعدہ ہے کہ یہ کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے اس نے ضرور ہو کر

رہنا ہے۔ حضرت مسیح موعودجس مقصد کے لئے آئے یقیناً اس مقصد کو پورا کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے پورا کروا کر رہنا ہے۔(۔) احمدیت کا غلبہ دنیا پر ہو کر رہنا ہے انشاء اللہ اور اس میں ہمیں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ پس اس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کا طریقہ سکھایا ہے کہ دعا کرو کہ اے اللہ! ہمارے ہاتھوں سے یعنی ہماری کوششوں سے تو یہ مقصد پورا ہونے والا نہیں ہے۔ ہم تو کمزور بھی ہیں، عاجز بھی ہیں، کام بہت بڑا ہے اور صرف ہماری کوششیں تو پورا نہیں کرسکتیں۔ ہاں ہم تیرے حکم کے ماتحت ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن تُو بھی اپنے فضل سے ان مخفی ذرائع کو ظاہر کر اور ہماری تائید میں لگادے جو تُو نے اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے مقرر فرمائے ہیں تا کہ یہ ناممکن کام ممکن ہو جائے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ظاہری آلہ بنایا ہے ورنہ اصل آلۂ کار جس نے دنیا کو فتح کرنا ہے وہ کوئی اور آلہ ہے لیکن ایک دردان فتوحات کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے دلوں میں بہرحال ہونا چاہئے اور وہ درد دعاؤں کی صورت میں ہمارے دلوں سے نکلنا چاہئے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک مثال دی کہ...... مثال وہی ہے جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر اٹھا کر بدر کے دن پھینکے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (الانفال:18) کہ تمہارا کنکر پھینکنا تمہارا کنکر پھینکنا نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ کا کنکر پھینکنا تھا۔ تمہارے پھینکے ہوئے کنکر تو تھوڑی دور جا کر گر پڑتے۔ مگر یہ تم نے نہیں پھینکے بلکہ ہم نے پھینکے تھے۔ اِدھر کنکر پھینکنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چلا اُدھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے آندھی کو چلا دیا اور اس وجہ سے آندھی نے کروڑوں اور اربوں کنکر اٹھا کر کفار کی آنکھوں میں ڈال دیئے۔ نتیجۃً ان کی آنکھیں بند ہوگئیں اور وہ حملہ میں ناکام ہوئے۔ غرض ان مٹھی بھر کنکروں کے پیچھے اصل طاقت خدا تعالیٰ کی قدرت تھی۔ پس...... بدر کے ان کنکروں کی سی ہے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مٹھی میں لیا تھا اور کفار کی طرف پھینکا تھا۔ اُن کنکروں نے کفار کو اندھا نہیں کیا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکے تھے بلکہ ان کنکروں نے اندھا کیا تھا جو آندھی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اڑائے تھے۔

پس ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہمارے سوا کوئی آلہ ہے جس نے یہ بڑا کام کرنا ہے اور اس کا بہترین نتیجہ نکالنا ہے اور ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس بہترین نتیجے کے لئے کوئی دوسرے سامان پیدا کئے گئے ہیں جنہوں نے (دین) کو دوسرے ادیان پر غالب کرنا ہے اور وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے (۔) کو دنیا پر غالب کیا جاسکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ناممکن کام ممکن ہو جاتا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہی چیز ہے جس پر ہماری کامیابی مقدر ہے۔

پس دعاؤں کے یہ دن جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا فرمائے ہیں ان میں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے اور التزام سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ (۔) احمدیت کی فتح کے جلد سامان پیدا فرمائے۔...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹھی کے وہ کنکر بن جائیں جن کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے کروڑوں کنکروں کی آندھی چلادی تھی اور کفار کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دُور کر کے ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے چشم پوشی فرمائے اور اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ ہم اپنا مقصود پانے والے ہوں اور ہماری کمزوریوں اور غفلتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا جلال پوشیدہ نہ ہو۔ ہماری کوتاہیاں غیروں کو خوشی کے مواقع فراہم کرنے والی نہ ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے جلال اور اپنی عزت کے ظہور کے لئے ہمارے کمزور ہاتھوں میں وہ طاقت پیدا کر دے جو اس کام کو سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 509 تا 511)

پس ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔ اپنے لئے بھی، ایک دوسرے کے لئے بھی اور جماعت کی ترقی کے لئے بھی اور دشمن کی ناکامیوں اور نامرادیوں کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ کے جلال اور شان کے ظہور کے لئے بھی۔ دنیا خدا تعالیٰ کے وجود سے انکاری ہوتی جارہی ہے، خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والی بنے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہمارے اندر بھی ایسی طاقت پیدا کر دے جس سے کام لیتے ہوئے ہم (دین) کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کرسکیں اور ہم میں سے ہر ایک (دین) کا سچا خادم بن جائے اور دنیا کی خواہشات ہمارے لئے ثانوی حیثیت اختیار کرلیں۔ ہمارے دل اس جذبے سے لبریز ہوں کہ ہم نے دین کو بلند کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال اور صلاحیتوں میں ایسی طاقت اور قوت پیدا فرمادے کہ دشمن کی طاقت اور قوت ہمارے مقابلہ میں ہیچ اور ذلیل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں کو نہ صرف معاف کرے بلکہ ہمارے دلوں میں گناہوں سے ایسی نفرت پیدا کر دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کبھی توڑنے والے نہ ہوں۔ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ بھی میرے حکموں پر عمل کرو، مجھ پر ایمان کامل کرو۔ نیکیوں اور بھلائیوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جائے۔ تقویٰ ہمارے دلوں میں مضبوطی سے قائم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق ہماری غذا بن جائے۔ ہمارا ہر عمل اور ہمارا ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو جائے اور جب ہم اس کے حضور حاضر ہوں تو وہ اپنی رضا کا پروانہ ہمیں دینے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ رمضان ہمیں حقیقت میں یہ سب کچھ حاصل کرنے والا بنا دے۔

غزل

لمحہ بہ لمحہ بٹتے ہوئے دائروں میں ہوں
میں تجھ سے دُور جا کے بڑی مشکلوں میں ہوں

میرا وجود تیرے لئے مشت خاک تھا
آنکھوں کو اب نہ مل میں انہیں آندھیوں میں ہوں

کس کو بھرے گھروں میں ملے گا مرا سراغ
میں ایک بازگشت ہوں خالی گھروں میں ہوں

میں دن کی روشنی ہوں نہ میں شام کی شفق
اک آہ نیم شب ہوں فقط رت جگوں میں ہوں

اتنے شکستِ ذات نے چہرے عطا کئے
اب کیا کہوں میں کون ہوں، کن کرچیوں میں ہوں

کب سے مرے وجود میں جاری ہے ٹوٹ پھوٹ
اک عمر ہو گئی میں انہیں زلزلوں میں ہوں

عرشی مرے لئے تو یہ اعزاز کم نہیں
ہوں تجھ سے دُور پھر بھی تری محفلوں میں ہوں

ا۔ع۔ملک

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119734 میں عبدالودود کریم

ولد عبدالصمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عبدالودود کریم۔گواہ شد نمبر 1 عبدالصمد ولد محمد عبدالسمیع۔گواہ شد نمبر 2 سفیر احمد ولد محمد احمد

مسل نمبر 119735 میں محمد شعیب

ولد چودھری رشید احمد قوم ...... پیشہ ملازمتیں عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔موٹر سائیکل مالیتی 30 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ محمد شعیب۔گواہ شد نمبر 1 عبدالرؤف ولد چودھری نعمت علی۔گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد چودھری ولد چودھری صادق علی

مسل نمبر 119736 میں فاطمہ بی بی

زوجہ چودھری رشید احمد قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 3 ہزار روپے (2) نقد 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔فاطمہ بی بی۔گواہ شد نمبر 1 عبدالولی ولد چودھری نعمت اللہ۔گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد چودھری ولد چودھری صادق علی

مسل نمبر 119737 میں خدیجہ منور

زوجہ عدیل احمد وڑائچ قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 98 شمالی ضلع و ملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔انگوٹھی 0.5 تولہ 35 ہزار روپے (2) حق مہر 1 لاکھ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ خدیجہ منور۔گواہ شد نمبر 1 منور احمد گوندل ولد عبدالخالق گوندل۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد سانول ولد حافظ محمد یار

مسل نمبر 119738 میں وسیم احمد

ولد محمد شریف قوم مغل پیشہ ہنرمند مزدوری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ضلع و ملک پشاور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔وسیم احمد۔گواہ شد نمبر 1 محمد عمیر انور ولد انور حسین۔گواہ شد نمبر 2 سلیم احمد ولد محمد شریف

مسل نمبر 119739 میں رضوان احمد

ولد فیاض احمد قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ضلع و ملک پشاور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔رضوان احمد۔گواہ شد نمبر 1 محمد عمیر انور ولد انور حسین۔گواہ شد نمبر 2 عیسیٰ اطہر ولد اطاہر احمد

مسل نمبر 119740 میں رحمت علی

ولد مہر الدین قوم ...... پیشہ غیر ہنرمند مزدوری عمر 72 سال بیعت 1961 ساکن میر پور خاص ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔مکان 5 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 4 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔رحمت علی۔گواہ شد نمبر 1 غلام رسول بلوچ ولد فیض محمد مرڑانی۔گواہ شد نمبر 2 میں رفیق احمد آرائیں ولد مولوی کرم الٰہی

مسل نمبر 119741 میں فضیلت بیگم

زوجہ رحمت علی قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔مکان 5 لاکھ روپے سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔فضیلت بیگم گواہ شد نمبر 1۔رحمت علی ولد مہر الدین۔گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد مولوی کرم الٰہی

مسل نمبر 119742 میں اسداللہ

ولد نعمت اللہ قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔اسداللہ۔گواہ شد نمبر 1 نعمت اللہ آرائیں ولد رحمت اللہ۔گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد مولوی کرم الٰہی

مسل نمبر 119743 میں سہیل احمد بابر

ولد نسیم احمد قوم آرائیں پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سہیل احمد بابر۔گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد گوندل ولد شریف احمد۔گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد مولوی کرم الٰہی

مسل نمبر 119744 میں راشد احمد گوندل

ولد بشارت احمد گوندل قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔راشد احمد گوندل۔گواہ شد نمبر 1۔ماجد جہانگیر ولد چودھری غلام محمد۔گواہ شد نمبر 2۔ میاں رفیق احمد آرائیں ولد مولوی کرم الٰہی

مسل نمبر 119745 میں سمیرا ثناء

زوجہ خرم احمد قمر قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نگر پارکر ضلع و ملک عمرکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر 50 ہزار روپے (2) زیور طلائی 7.5 تولہ 3 لاکھ 40 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔سمیرا ثناء۔گواہ شد نمبر 1 خرم احمد قمر ولد مبشر احمد۔گواہ شد نمبر 2 عبدالغافر ولد عبدالقدیر طاہر

مسل نمبر 1197746 میں مسرت

زوجہ فاروق احمد قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈوالہ یار ضلع و ملک ٹنڈوالہ یار پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1) زیور طلائی 4 تولہ 2 لاکھ روپے (2) زرعی زمین ترکہ 7.5 ایکڑ 15 لاکھ روپے نواں کوٹ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔مسرت۔گواہ شد نمبر 1 یونس علی آصف ولد عبدالرحیم۔گواہ شد نمبر 2۔حفیظ احمد ولد سردار احمد

جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک ادویات و دیگر سامان رعایتی قیمت پر

سیل بند پوٹینسی	6x/30	200	1000
20 ایم ایل قطرے	30/-	35/-	40/-
30 ایم ایل قطرے	40/-	45/-	50/-
120 ایم ایل قطرے	100/-	110/-	120/-
30 گرام گولیوں میں	30/-	30/-	30/-
100 گرام گولیوں میں	80/-	80/-	80/-

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

پانی کم پینے کے نقصانات

منہ کا خشک ہونا

لعاب دہن کم بنے گا اور جب آپ کھانا کھائیں گے تو چبانے میں تکلیف محسوس ہوگی۔منہ خشک اور چپچپا معلوم ہوگا اس لئے پانی بغیر پیاس کے بھی پینا چاہئے۔

گردے میں پتھری

یورین کا رنگ اگر زرد یا گہرا زرد ہو تو سمجھ لیجئے کہ آپ کے گردے اذیت میں مبتلا ہیں۔آپ پانی کی مقدار بڑھائیے۔جسم کا کچھ پانی پسینے کی صورت میں بہہ جائے گا اور اگر یورین میں کمی ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے جسم میں خارج کرنے کے لئے اضافی سیال موجود نہیں۔اگر سات آٹھ گھنٹوں تک یورین پاس نہیں ہو رہا تو اس میں شامل نمکیات اور معدنیات باہم چپک کر گردے میں پتھری بننے کے امکانات زیادہ کر سکتے ہیں۔

جلد کی خشکی

صحت مند اور چمکدار جلد کی بنیادی ضرورت پانی ہے اور اگر آپ پانی نہیں پیتے تو جلد فوری طور پر متاثر ہوتی ہے۔جلد انسانی جسم کا سب سے بڑا عضو ہے اور ساتھ ہی جسم کی آلائشوں سے پاک کرنے والی مشین بھی ہے۔جسم میں پانی کی کمی کے ابتدائی مرحلے میں ان سیال مادوں کی کمی کے باعث جلد خشک ہو جائے گی جو اسے نم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اگر جسم میں پانی کی کمی واقع ہو جائے تو آلائشیں جلد کے نیچے جمع ہونے لگتی ہیں اور پھر کیل مہاسے، دانے، بلیک ہیڈز اور دیگر جلدی مسائل کی صورت میں ظاہر ہو سکتی ہیں۔

بھوک کا بڑھ جانا

پانی کم پینے سے بھوک بڑھ سکتی ہے اور میٹھی چیزیں کھانے کی چاہت بڑھتی ہے۔سونے سے پہلے آدھا گلاس پانی پی لیا جائے تو بے وقت کی بھوک ختم ہو جائے گی۔خاص کر ایسے لوگوں کو جنہیں رات کو نیند سے بیدار ہوتے ہی بھوک ستاتی ہو۔

وقت سے پہلے بڑھاپا

نوزائیدہ بچے کے جسم میں 85% فیصد سیال مادہ ہوتا ہے لیکن بلوغت کو پہنچتے ہی اس کی مقدار 69% فیصد تک کم ہو جاتی ہے جو لوگ پانی پینے کی عادت استوار نہیں کرتے وہ گویا وقت سے پہلے بڑھاپے کا شکار ہوتے ہیں۔

پانی پینے سے وزن میں کمی

کم کیلوریز پر مشتمل ہر کھانے سے کچھ دیر پہلے ایک گلاس پانی پی لیا جائے تو چربی پگھلتی ہے اور آدھا گھنٹہ قبل دو گلاس پانی پینے سے 15 پونڈ وزن کم ہو سکتا ہے۔اس سے زیادہ پانی نقصان دہ ہوتا ہے۔معدے میں ایسے Enzyme ہوتے ہیں جو پروٹین کو توڑنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں تاہم ہر کھانے سے 30-20 منٹ قبل پانی ضرور پی لیں۔

(ماہنامہ ڈالڈا مئی 2015ء)

ربوہ میں مون سون کی بارشیں

مورخہ یکم اگست سے وقفے وقفے سے جاری بارشوں نے ربوہ اور اس کے گردونواح کے ماحول کو خوشگوار بنا دیا۔ان بارشوں سے جہاں دریاؤں، ندی نالوں میں طغیانی آئی ہے وہاں ان سے گرمی کا زور بھی ٹوٹا ہے۔3/اگست کو بھی 11 بجے کے قریب موسلا دھار بارش ہوئی۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع و غروب 4۔اگست

طلوع فجر	3:54
طلوع آفتاب	5:23
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:05

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4۔اگست 2015ء

7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16۔اکتوبر 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:55 am	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2015ء

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

یکم اگست سے
سکول شوز میلہ
رشید بوٹ ہاؤس
047-6213835 گولبازار ربوہ

لائل پور ہوزری سٹور
ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے
لائل پور۔فیصل آباد کا پرانا نام ہے
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی 0412619421:

خالص سونے کے دلکش و دیدہ زیب زیورات بنوانے کے لئے تشریف لائیں
داؤد جیولرز لاہور
ہمارے ہاں نئے و پرانے زیورات کی خرید و فروخت بھی کی جاتی ہے
دکان پر تشریف لانے سے پہلے فون کرلیں 0321-4441713

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men, Women, Kids
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شوروم: 047-6213961

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310/35177124/ 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com